www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
سندس	(سندس باریک ریشم ص ۲/۴)
سنم	(تسنیم جنت میں ایک چشمہ ص ۱/۸)
سن	(سِنّ دانت ص ۲/۴) سُنّت طریقہ
	سَنّ خراب ہونا۔ راہ ڈالنا
سنہ	تَسَنَّہ خراب ہونا
سنو / سنی	سَنَۃ سال سَنَا چمکنا
سوء	سُوْء برا مُسِیْئ بدکار
	سَاءَ برا ہونا سُوء برائی۔ بدی
	سَیِّئَۃ برائی سَوْءَۃ شرمگاہ (لاش ۵/۴)
	(اَسَاءَ برا بنانا۔ بگاڑنا ۱/۴)
سوح	ساحۃ زمین اور اس کی اقسام
سود	سَیِّد خاوند۔ سردار
	اِسْوَدّ سیاہ ہونا اَسْوَد سیاہ
سور	سُوْر دیوار (اَسْوِرَۃ کنگن ص ۲/۴)
	تَسَوَّر چڑھنا
سوط	سَوْط کوڑا
سوع	ساعۃ گھڑی۔ قیامت
سوغ	سَاغَ پینا اساغ نگلنا
سوف	سَوْفَ جلدی
سوق	سَاقَ چلانا (ساق پنڈلی ص ۲/۴)
	پودے کا ڈنٹھل (ص ۲/۴)
	سُوْق بازار (ص ۵/۴)
سول	سَوَّل مزین کرنا
سوم	سِیْمَا نشانی
	سَامَ تکلیف دینا اَسَامَ چرانا
	سَوَّمَ نشان زد کرنا
سوی	سواء برابر درمیان۔ سیدھا
	(سَوِیًّا پورا اور تندرست ۱۹/۱۶)
	سَوّٰی۔ سَاوٰی برابر کرنا۔ درست کرنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
	اِسْتَوٰی برابر ہونا۔ سوار ہونا۔ قرار پکڑنا
سہر	سَاھِرَۃ زمین اور اس کی اقسام
سہل	سُھُوْل " " " "
سہم	سَھْم تیر (سَاھَمَ قرعہ ڈالنا)
سہو	سہا بھولنا۔ غافل ہونا
سیب	سائبۃ اونٹ (ص ۱/۸)
سیح	سَاحَ سفر کرنا سَائِح روزہ دار
سیر	سَارَ چلنا سَیَّرَ چلانا۔ سیر کرانا
	سَیَّارَۃ قافلہ۔ مسافر
سیل	سَالَ بہنا۔ چشمہ بہنا اسال بہانا
سین	سیناء پہاڑ کا نام (ص ۱/۸)
	ش
شام	شَاْمَ بدبختی۔ نامبارک سمجھنا
شأن	شَاْن کام
شبہ	شَبَہَ شک وشبہ
	(شَبَّہَ شک میں ڈالنا ۴/۱۵۶)
	تَشَابَہَ متشابہ ہونا ۶/۴
شت	شَتّٰی مختلف
شتو	شِتَاء سردی
شجر	شَجَر درخت شَجَرَ جھگڑا کرنا
شح	بخل کرنا۔ طمع کرنا
شحم	(چربی ص ۲/۴)
شحن	شَحَنَ بھرنا
شخص	شَخَصَ دیکھنا (کیفیت)
شد	شَدَّ باندھنا۔ مضبوط کرنا
	اَشَدّ شدید سخت اَشُدّ جوانی
	(اِشْتَدَّ زور پکڑنا ۱۴/۱۸)
شرب	شَرِبَ پینا مَشْرَب گھاٹ
شرح	شَرَحَ کھولنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
شرد	شَرَّدَ بھگانا
شرذم	شِرْذِمَۃ جماعت
شر	شَرّ برائی تکلیف شریر برا
شرر	شَرَر شعلہ
شرط	شَرْط (ج اشراط) نشانی
شرع	شَرَعَ راہ ڈالنا شِرْعَۃ طریقہ
	شَرِیْعَۃ دین شُرَّعًا ظاہر
شرق	اَشْرَقَ چمکنا۔ روشن ہونا۔ نکلنا
	اِشْرَاق صبح (مَشْرِق مُشْرِق
	صبح کے وقت مَشْرِق طلوع ہونے
	کی جگہ)
شرك	شَرِیْك شریک اشرك شرک کرنا ص ۱/۴
	(شَارَكَ اور اِشْتَرَكَ حصہ دار بننا ۱۵/۴۲)
شری	شَرٰی خرید و فروخت کرنا (ص ۲/۱)
	اشْتَرٰی خریدنا
شطأ	(شَطْأ کونپل ص ۲/۴) شَاطِئ کنارا
شطر	شَطْر جانب
شطط	شَطَط حد سے بڑھنا
شطن	شَیْطَان جن
شعب	شَعْب شاخ۔ قبیلہ (شُعَیْب ص ۱/۱)
شعر	شَعْر بال شِعْرٰی تارا (ص ۱/۴)
	شَاعِر پیغمبر کے حریف
	شَعَرَ آگاہ ہونا / سمجھنا } اَشْعَرَ آگاہ کرنا
شعل	(اِشْتَعَلَ شعلہ مارنا بالوں کا سفید ہونا ۱۹/۴)
شغف	شَغَفَ محبت کرنا
شغل	شَغَلَ مشغول ہونا
شفع	شَفْع جوڑا
شفق	(شَفَق شام کی سرخی ۸۴/۶) اَشْفَقَ ڈرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری ہے :

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ (۴/۱۰۴)

اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا۔ اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو۔ اسی طرح وُہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم خُدا سے ایسی ایسی امیدیں بھی رکھتے ہو جو وُہ نہیں رکھتے۔

ماحصل : (۱) اَمَل ، دیر سے پوری ہونے والی اور بظاہر غیر متوقع امید کے لیے آتا ہے۔

(۲) اَمْنِیَّۃ ، جھوٹی قسم کی امیدیں دلانے کے لیے اور

(۳) رَجَا ، ایسی امید کے لیے آتا ہے جس کے وقوع پذیر ہونے کا ظن غالب ہو خواہ دیر سے ہو۔

انبار اور انبوہ ، کے لیے دیکھیے "وافر۔ بہت"

انتخاب کرنا ، کے لیے دیکھیے "چن لینا"

۳۶۔۔۔ انتڑیاں

کے لیے دو الفاظ حَوَايَا (حوی) اور اَمْعَآء (معی) آئے ہیں۔

۱۔ حَوَايَا ، (حَوِيَّة کی جمع ہے) حوایا سے مراد سانپ کی طرح کنڈلی مارنے والی انتڑیاں ہیں۔ حَيَّة سانپ کو کہتے ہیں۔ تحوی الحية "سانپ کے کنڈلی مارنے کو اور حاوی۔ سانپ کا منتر پڑھنے والے کو کہا جاتا ہے (منجد) اور یہ وہ رودہ مستقیم ہے جو کنڈلی مارتے مارتے مقعد تک چلی جاتی ہے۔ (م ل)

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ (۶/۱۴۶)

اور ہم نے ان (یہودیوں) پر ان دونوں (گائے اور بکری) کی چربی حرام کر دی تھی سوائے اس کے جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں کی یا جو ہڈی کے ساتھ مل گئی ہو۔

۲۔ اَمْعَآء ، یہ مَعًى کی جمع ہے۔ یہ لفظ عام ہے جو ہر قسم کی چھوٹی بڑی انتڑیوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے :

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ (۴۷/۱۵)

اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

۳۷۔۔۔ انتظار کرنا

کے لیے اِنْتَظَرَ ، اِرْتَقَبَ ، تَرَبَّصَ کے الفاظ آئے ہیں :

۱۔ اِنْتَظَرَ ، نَظَرَ کے بنیادی معنی دو ہیں۔ (۱) معائنہ یعنی آنکھوں سے کوئی چیز دیکھنا اور (۲) تَاَمَّلِ الشَّیْءِ ، کسی چیز کے لیے انتظار اور مہلت (م ل) یہاں دوسرے معنی سے غرض ہے۔ قرآنِ کریم میں نَظِرَۃٌ اسی معنی میں آیا ہے۔ ارشاد باری ہے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں۔

۱۔ عدل
۲۔ قسط } کے لیے دیکھیے انصاف کرنا۔ کیونکہ یہ دونوں لفظ ذوالاضداد سے تعلق رکھتے ہیں۔

۳۔ ظَلَمَ: ظلم بنیادی طور پر دو طرح استعمال ہوتا ہے (۱) کسی چیز کو ناجائز طریقہ سے اس کے اصل مقام کے علاوہ کسی دوسری جگہ رکھنا اور (۲) بمعنی تاریکی جو روشنی اور نور کی ضد ہے۔ اور ظُلْمَۃٌ بمعنی تاریکی ج ظُلُمٰت اور جمع الجمع ظلام آتی ہے (م۔ل)

اور پہلے معنوں میں ظلم کی ضد عدل ہے۔ اور ہر بے انصافی کی بات، خواہ وُہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتی ہو یا حقوق العباد سے، وُہ ظلم ہے۔ اور اس لفظ کا استعمال عام ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱) یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (۳۱/۱۳) — اے میرے بیٹے! خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔

(۲) لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (۴/۱۴۸) — اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو علانیہ بُرا کہے مگر وُہ جو مظلوم ہو۔

۴۔ حَافَ: کا بنیادی معنی اَلْمَیْل یا کسی جانب جھکاؤ ہے (م۔ل) یعنی فیصلہ کرتے وقت ایک جانب جھک جانا اور انصاف نہ کرنا (مف) پھر حَافَ کے معنی کسی چیز کو اطراف سے گھٹانا کے بھی آتے ہیں (منجد) قرآن میں ہے:

اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ (۲۴/۵۰) — یا ان کو یہ خوف ہے کہ خُدا اور اس کا رسول اُن کے حق میں بے انصافی کریں گے۔

۵۔ عَالَ: بمعنی ظلم کرنا، سیدھی راہ سے ہٹنا (منجد) اور العول ہر ایسی چیز کے متعلق استعمال ہوتا ہے جو انسان کو گرانبار کر دے اور وُہ اس کے بوجھ تلے دب جائے۔ گویا اس کے معنی حق استحقاق سے زیادہ لے کر بے انصافی کرنا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا (۴/۳) — اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ سب عورتوں سے یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔

۶۔ ضَازَ: بمعنی ظلم کرنا۔ حق کم دینا۔ ضَیْز بمعنی کجی اور قِسْمَةٌ ضِیْزٰی بمعنی ناقص اور ظالمانہ تقسیم (منجد) یعنی اپنے اور دوسروں کے حقوق متعین کرتے وقت تمام انصاف کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھ دینا۔ دھاندلی کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۔ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى (۵۳/۲۱-۲۲) — (مشرکو!) تمہارے لیے تو بیٹے ہوں اور خدا کے لیے بیٹیاں۔ یہ تو بڑی دھاندلی کی تقسیم ہوئی (تفہیم القرآن)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مَعَرَّۃٌ: اَلْعَرُّ وَالْعُرُّ: خارش کی بیماری کو کہتے ہیں جو پورے بدن کو عارض ہو جاتی ہے۔ اسی نسبت سے مَعَرَّۃٌ ہر قسم کی مضرت پر بولا جاتا ہے (مف) اور صاحب منجد اس کے معنی گناہ، تکلیف، بدی، قصور، عیب، بُری بات، سختی اور گالی لکھتے ہیں۔ گویا یہ لفظ وسیع المفہوم ہے جو ہر طرح کے دُکھ، رنج اور خرابی پر بولا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَتُصِيبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ (۴۸/۲۵) پھر تم پر اُن کی وجہ سے خرابی پڑ جاتی بے خبری سے۔ (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) ضَرٌّ: نقصان کے معنوں میں فائدہ کے مقابلہ پر۔

(۲) ضُرٌّ: جسمانی تکلیف اور عوارض کے لیے۔

(۳) ضَرَّاءُ: ظاہری مشکلات کے دور کے لیے۔

(۴) اَذًی: ہلکی تکلیف کے لیے۔

(۵) کُرْهًا: جبری تکلیف کے لیے۔

(۶) مَعَرَّۃ: ہر طرح کی تکلیف اور خرابی کے لیے آتا ہے۔

۱۹ — تکلیف اُٹھانا — دینا

کے لیے اَذًی سے اٰذٰی یُؤْذِیْ اور ضَرَّ اور ضُرٌّ سے یَضُرُّ اور کُرْهًا سے اَکْرَهَ یُکْرِهُ کے افعال تکلیف دینے کے معنوں میں قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں اذی یوذی کی مثال اوپر گزر چکی۔ اب باقی مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ (۱) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ اٰذَوْا مُوسٰى (۳۳/۶۹) اور ان لوگوں کی طرح جنھوں نے موسیٰؑ کو تکلیف دی تھی۔

۲۔ (۲) وَاِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا (۳/۱۲۰) اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا فریب تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

اور ضَارَّ یُضَارُّ بمعنی ایک دوسرے کو دُکھ دینا، نقصان دینا یا تکلیف پہنچانا۔ قرآن میں ہے:

لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ (۲/۲۳۳) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب دکھ پہنچایا جائے اور باپ کو اس کی اولاد ہونے کی وجہ سے۔

۳۔ (۳) کُرْهٌ بمعنی جبری مشقت اور اَکْرَهَ بمعنی کسی کو ایسی مشقت میں ڈالنا جو اس کے مرضی کے خلاف ہو کسی کو اس کی مرضی کے خلاف کسی کام پر مجبور کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ (۲۴/۳۳) اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرنا۔

ان کے علاوہ ان معنوں میں کَلَّفَ، شَقَّ، سَاَمَ اور عَنَتَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۴۔ کَلَّفَ: بمعنی کسی چیز سے اس کی حیثیت اور طاقت سے زیادہ کام لینا (مف) یا مشکل کام کا حکم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔۔۔۔حقدار

کے لیے اصل لفظ تو مستحق ہے۔ اور "زیادہ حقدار" کے لیے قرآن کریم میں دو الفاظ ملتے ہیں۔ اَحَقّ اور اَوْلیٰ (ولی)۔

۱۔ اَحَق
۲۔ اَوْلیٰ

: بمعنی زیادہ حقدار کا مفہوم تو واضح ہے۔ لیکن اَوْلیٰ میں بہت زیادہ جامعیت پائی جاتی ہے۔ وَلِیّ کا معنی دوست۔ حمایتی اور مددگار وغیرہ ہے۔ اور وِلایۃ کا ایک معنی مُتوَلّی ہونا بھی ہے۔ ایام جاہلیت میں لوگ کسی شخص کو خواہ وُہ رشتہ دار ہوتا یا غیر رشتہ دار۔ ولی بنا کر اسے وراثت کا مستحق سمجھتے تھے۔ اسلام نے بھی مواخات کے سلسلہ میں اس ولایت کے رواج کو تسلیم کیا۔ لیکن بعد میں رشتہ دار وارثوں کے حصے مقرر کرکے اس حکم کو ختم کر دیا گیا۔ گویا اَوْلیٰ میں صرف حق کا پہلو ہی سامنے نہیں ہوتا بلکہ اخوت و موانست اور حق تولیت کا پہلو بھی ملحوظ ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (۳۳/۶) پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔

۱۱۔۔۔۔حق مہر

کے لیے صَدُقَة، اَجْر اور فَرِیْضَة کے الفاظ مستعمل ہوئے ہیں۔

۱۔ صَدُقَة: (ج صَدُقٰت) صَدَقَة دال پر زبر ہو تو اس کے معنی خیرات اور دال پر ضمہ ہو تو اس کے معنی حق مہر کیا جاتا ہے اور اَصْدَقَ الْاِبْنَۃَ بمعنی بیٹی کا حق مہر مقرر کرنا ہے (منجد) حالانکہ صَدُقَة مہر سے وسیع معنوں میں آتا ہے۔ مہر اس مقررہ رقم کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی لازم ہو جبکہ صُدَاق اس صدقہ یا خرچہ کو کہتے ہیں جس کی بنا پر نکاح ہو۔ گویا صداق میں مہر کے علاوہ نان و نفقہ بھی شامل ہوتا ہے (فق ل ۱۲۹) قرآن میں ہے:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً (۴/۴) تم عورتوں کو ان کے حق مہر بخوشی ادا کیا کرو۔

۲۔ اَجْر (ج اُجُوْر) اَجْر بمعنی اجرت یا اُجرا اور اَجِیْر کے درمیان طے شدہ معاوضہ۔ چونکہ نکاح میں عورت اپنی عصمت کی حلت و حرمت کے طور پر یہ رقم لیتی ہے جو باہمی رضامندی سے طے پاتی ہے۔ لہٰذا حق مہر کے لیے اَجْر کا لفظ مجازاً قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (۴/۲۵) اور تم عورتوں کو ان کے حق مہر بھلے طریقے سے ادا کر دیا کرو۔

۳۔ فَرِیْضَة: فَرَضَ بمعنی مقرر کرنا، معین کرنا۔ واجب ٹھہرانا۔ اور فریضة بمعنی مقرر کردہ یا طے شدہ حصہ (منجد) فریضة کا لفظ بھی حق مہر کے لیے مجازاً استعمال ہوا ہے کیونکہ حق مہر کی رقم نکاح کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ (۲/۱۱۴) میں اللہ کا نام ذکر کیے جانے سے روکے۔

۲۔ نہٰی: اَلنَّھْیُ کا استعمال بالعموم منکرات سے روکنے اور رکنے کے لیے ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ (۷۹/۴۰) پھر جو کوئی اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے آپ کو خواہشاتِ نفس سے روکا۔

۳۔ عوّق: اَلْعَوْقُ وَالْعُوْقُ بمعنی بے فیض انسان۔ لوگوں کو اچھے کاموں سے روکنے والا (منجد) اور عوّق بمعنی بھلے کاموں سے روکنے والا کے معنوں میں آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا (۳۳/۱۸) اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو لوگوں کو (جہاد وغیرہ سے) روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ۔

۴۔ عضَلَ: بمعنی تنگی کرنا۔ منع کرنا (منجد) سختی سے روکنا (مف) عضلہ بمعنی پٹھا۔ اور عضّل بمعنی تنگی پہنچانا۔ حصولِ مقصد میں حائل ہونا (منجد) یہ لفظ عموماً مرد کا عورت کو نکاح سے روکنے (منجد) تنگ اور پریشان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے تاکہ اس فعل سے کچھ مفاد حاصل کیا جاسکے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ (۴/۱۹) اور (بیویوں کو) اس بنا پر مت روکے رکھو کہ ان سے دیے ہوئے (مہر) میں سے کچھ لے لو۔

۵۔ اَمْسَكَ: کسی چیز سے چمٹ جانا اور اس کی حفاظت کرنا (مف) یہ لفظ عموماً اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی چیز پہلے سے اپنے پاس موجود ہو اور اسے ہاتھ سے نکلنے نہ دیا جائے۔ اور مُمْسِك بخیل کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ (۲/۲۳۱) سو تم ان (مطلقہ عورتوں) کو یا تو بھلے طریقہ سے اپنے ہاں رکھو یا بھلے طریقہ سے رخصت کرو۔

۶۔ صَدّ: بمعنی روکنا۔ ہٹانا۔ باز کرنا۔ اور صَدّ عَنْ بمعنی اعراض کرنا۔ مائل کرنا (منجد) نرم برتاؤ سے روکنا (فل ۱۸۸) اعراض و عدول۔ ابن الفارس کے الفاظ میں المیل الی احد الجانبین و عدل عنہ (م ل) اور صَدّ بمعنی منع عن قصد الشیء خاصۃ (فق ل ۹۲) یعنی کسی کو اس کے قصد و ارادہ سے روکنا۔ گویا صدّ کا لفظ کسی کو اس کے مقصد سے نرم پالیسی کے ساتھ روکنا کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (۱۶/۹۴) اور اب اس بات کی سزا چکھو جو تم اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔

۷۔ اَحْصَرَ: بمعنی گھیر لینا۔ گھیرا ڈالنا۔ محاصرہ کر لینا۔ کسی کی جگہ کو تنگ کرتے جانا۔ اور حِصَار بمعنی قلعہ ——— اور حَاصَرَ بمعنی گھیرا ڈال کر کمک بند دینا۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھیلنا۔ شوقین ہونا۔ اور لَہٰی اور اَلْہٰی بمعنی مشغول کر دینا۔ خیال ہٹا دینا (منجد) گویا اَلْہٰی میں خیال ہٹا دینے کا سبب غفلت نہیں ہوتی بلکہ دوسرے فضول کام ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (۱۰۲/۱) — تم کو فراوانی (کی ہوس) نے غافل کر دیا۔

ماحصل: (۱) غَفَلَ: بھول (بلا ارادہ) یا سستی (ارادۃً) کی وجہ سے کوئی کام نہ کرنا۔ یا کسی دوسرے کے کام سے غفلت کرنا۔

(۲) سَہٰی: بھول کی وجہ سے اصل کام کی بجائے کوئی دوسرا کام کرنا یا اس میں کمی بیشی کر دینا۔ اس کا تعلق غیر سے نہیں ہوتا۔

(۳) سَمَدَ: غفلت میں پڑ کر اصل کام کی بجائے کوئی کھیل کود میں مشغول ہو جانا۔

(۴) لَہْو: جب اصل کام سے توجہ ہٹنے کی وجہ سے بھول کے بجائے لہو ولعب یا دوسرے کام ہوں۔

۳۔ غالب آنا۔ ہونا۔ کرنا

کے لیے ظَهَرَ، عَزَّ، غَلَبَ، اِسْتَعْلٰی (علو) اور قَهَرَ کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ظَهَرَ کے معنی میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) ظاہر ہونا۔ سامنے آنا۔ نمایاں ہونا اور (۲) قوت (م ل) پھر یہ لفظ مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (۳۰/۴۱) — بر و بحر میں فساد رونما ہو گیا۔

نیز فرمایا:

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ (۹/۴۸) — یہاں تک کہ حق آگیا اور اللہ کا حکم غالب آیا۔

گویا ظَهَرَ کے معنی قوت اور بالادستی کے ساتھ کسی چیز کا ظہور ہے۔

اور غالب کرنا کے لیے اَظْهَرَ استعمال ہو گا۔ جیسے فرمایا:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (۹/۳۳) — وُہی تو ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے باقی سب ادیان پر غالب کر دے۔

۲۔ عَزَّ (ضد ذَلَّ) بمعنی بالادست ہونا۔ اور ذَلَّ بمعنی زیردست ہونا۔ جیسے آج کے دیہاتی ماحول میں زمیندار طبقہ بالادست اور کمین یا مزدور لوگ ان کے زیردست ہوتے ہیں۔ یہی عزیز اور ذلیل کا صحیح مفہوم ہے۔ قرآن میں ہے:

فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ (۳۸/۲۳) — یہ کہتا ہے کہ یہ (دنبی بھی) میرے حوالے کر دے اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے۔

۳۔ غَلَبَ: میں قوت، قہر اور شدت کا مفہوم پایا جاتا ہے (م ل) یعنی بزورِ بازو فوقیت و برتری حاصل کرنا۔ فتح کرنا۔ اور مغلوب وُہ ہے جسے بزورِ بازو زبردستی پر مجبور کر دیا جائے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ (۱۱/۹۹) اور انہیں جہنم پر پہنچا دے گا۔ بُری ہے وُہ گھاٹ جس پر وُہ پہنچے۔

۲۱ ——— گھاٹی

کے لیے نَجد اور عَقَبَۃ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ نَجد بمعنی گھاٹی۔ بلند زمین۔ درختوں سے خالی زمین۔ بلند راستہ۔ پستان (منجد) اور نَجَدَ بمعنی واضح اور بلند ہونا (منجد) اور بمعنی بلند اور سخت زمین (مف) نجد اصل میں گھاٹی کو بھی کہتے ہیں اور اس راستہ کو بھی جو اس پر چڑھتا یا گھاٹی سے نیچے آتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (۹۰/۱۰) اور ہم نے انسان کو دونوں راستے دکھلا دیے (جالندھریؒ) دکھلائی اس کو دو گھاٹیاں (عثمانیؒ)

۲۔ عَقَبَۃ بمعنی پہاڑ پر چڑھنے کا دشوار گزار راستہ (مف) یعنی عَقَبَۃ سے صرف وُہ راستہ مراد ہے جو گھاٹی یا پہاڑ پر چڑھتا ہو۔ چنانچہ اس سے اگلی آیت ہے:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ (۹۰/۱۱) مگر وُہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا۔ اور تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی کی گردن کا چھڑانا۔

لیکن صاحبِ منجد کے نزدیک عقبۃ کے معنی دشوار گزار گھاٹی ہے اور اس پر چڑھنے کا دشوار گزار راستہ بھی۔

ماحصل: نَجد گھاٹی کے لیے عام لفظ اور عَقَبَۃ صرف اس گھاٹی کو کہتے ہیں جو دشوار گزار ہو۔

گھبرانا اور گھبراہٹ کے لیے دیکھیے "بے قرار ہونا"۔

۲۲ ——— گھر

کے لیے بَیْت، مَسْکَن، دَار اور دِیَار اور اَهْل کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ بَیْت: بَاتَ رات گزارنا۔ شب بسری کرنا۔ اور بَیْت وہ جگہ جہاں شب بسری کی جائے۔ پھر اصطلاحاً بیت سے مراد وُہ جگہ ہے جہاں کوئی شخص اور اس کے عیال جو اس کے پاس رہتے ہیں رات بسر کر سکیں اور وُہ ان کا ملجا و ماوٰی ہو (مف۔ م ل) (ج بیوت) ارشادِ باری ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (۳۳/۳۳) (اے پیغمبرؐ کی بیویو!) اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور پہلے دورِ جاہلیت کی طرح زیب و زینت کی نمائش نہ کرتی پھرو۔

اور کعبہ کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے بَیْت اور اَلْبَیْت کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس میں بھی یہ مذکورہ تعلق پایا جاتا ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے، الخلق عیال اللہ۔ اور کعبہ شب بسری کی جگہ نہ سہی تاہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶ ـــــــــــ نشان لگانا

کے لیے سَوَّمَ اور وَسَمَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ سَوَّمَ: سِیْمَاء بمعنی علامت ۔ امتیازی نشان ۔ اور سَوَّمَ بمعنی نشان زد کرنا۔ علامتی نشان لگانا۔ ایسا نشان کرنا کہ دوسروں سے امتیاز ہو سکے (مف) ارشادِ باری ہے؛

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ۔ (۱۱/۸۲)	اور ہم نے اس (لوطؑ کی بستی) پر تہ بر تہ کنکریاں برسائیں جن پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے۔

۲۔ وَسَمَ: بمعنی نشان لگانا۔ داغ لگانا (مف) اور بمعنی جسم پر نقش و نگار اور تل وغیرہ کھودنا (م۔ ل) اور وَسَّمَ بمعنی خضاب لگانا۔ اور وِسَام اور وَسْمَۃ وہ چیز ہے جس سے داغ لگایا جائے یا رنگا جائے۔ اور وَسِیْم بمعنی خوبصورت (م۔ ق) قرآن میں ہے:

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ (۶۸/۱۶)	ہم عنقریب اس کی سونڈ (لمبوتری ناک) پر داغ لگائیں گے

ماحصل: (۱) سَوَّمَ: امتیازی نشان لگانے کے لیے اور (۲) وَسَمَ نقش و نگار بنانے یا خوبصورتی کے لیے نشان یا داغ لگانے کے لیے آتا ہے۔

۱۷ ـــ نصیحت ـ نصیحت کرنا ـ حاصل کرنا

کے لیے نَصَحَ ۔ ذَكَّرَ ۔ وَعَظَ ۔ وَصّٰى ، عِبْرَۃ اور اِعْتَبَرَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ نَصَحَ: کسی کی خیر خواہی کرنا۔ اور نَصِیْحَۃ ہر وہ قول یا فعل ہے جس میں دوسرے کی خیر خواہی مطلوب ہو (مف) ارشادِ باری ہے؛

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ (۱۱/۳۴)	اگر میں یہ چاہوں کہ تمہاری خیر خواہی کروں اور خدا یہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کرے تو میری خیر خواہی تم کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔

۲۔ ذَكَرَ: ذَكَرَ بمعنی یاد کرنا اور یاد آنا (ضد نَسِیَ) اور ذِکْر بمعنی دِل میں یا زبان پر کسی چیز کا حاضر ہونا۔ اور تذکرہ بمعنی ہر وہ چیز جس سے اپنی کوئی حاجت یاد آ جائے۔ سرٹیفکیٹ۔ پاسپورٹ ٹکٹ وغیرہ (منجد) اور قرآنِ کریم کو بھی ذکر اور تذکرہ کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ بھی انسان میں بھلائی کے فطری داعیہ اور عہدِ الست کی یاد دلاتا ہے۔ اور ذکر سے مراد ہر ایسی نصیحت بھی ہے جو اللہ کی یاد کا سبب بنے اور خدا کی یاد تازہ کرنے والی ہر بات ذکر ہے۔ اور ذَكَّرَ نصیحت کرنا اور توجہ دلانا کے معنوں میں آتا ہے۔ ذَكَّرَ الْقَوْمَ بمعنی اس نے قوم کو نصیحت کی (م۔ ق) ارشادِ باری ہے؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضبوطی سے باندھنا اور فٹ کرنا (مف۔م ق) ارشاد باری ہے:

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ۔ (۷۶/۲۸) ہم نے ہی انھیں پیدا کیا اور ان کے مفاصل کو مضبوط بنایا۔

۳۸۔ بَنَان، بمعنی انگلیوں کے اطراف۔ پورے۔ واحد بَنَانَۃ بمعنی انگلی۔ اوپر کا پور ج بنانات (منجد) ارشاد باری ہے:

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ۔ (۷۵/۴) کیوں نہیں، ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں۔

۳۹ تا ۴۱۔ صدر۔ قلب اور فؤاد کے لیے دیکھیے ــــ دل

۴۲۔ ظُفُر۔ ظِفْر، ظُفْر اور ظفر بمعنی ناخن۔ ج اَظْفَار جج اَظَافِیْر اور مِظْفَار بمعنی ناخن تراش (منجد) ارشاد باری ہے،

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ (۶/۱۴۶) اور یہودیوں پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے۔

۴۳۔ تَرَاقِیْ (رقی) تَرْقُوَۃٌ بمعنی ہنسلی کی ہڈی ج تَرَاقِیْ۔ قرآن میں ہے۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ (۷۵/۲۶) دیکھو! جب جان (بدن سے نکلتی) گلے تک پہنچ جائے۔

۴۴۔ تَرَائِبْ (ترب) تَرِیْبَۃ کی جمع ہے۔ بمعنی سینہ کی ہڈیاں۔ پسلیاں (مف) ارشاد باری ہے،

يَخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ۔ (۸۶/۷) وہ (پانی) پشت کے بیچ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے۔

۴۵۔ کَبِد، بمعنی جگر اور کَبَدَ بمعنی جگر پر مارنا۔ اور جگر چونکہ وسط میں ہوتا ہے۔ لہٰذا کَبِدُ السَّمَاء کا معنی وسط آسمان کیا جاتا ہے۔ اور کَبِد بمعنی اندرونی حصّہ بھی ہے جیسے کَبِدَ الْاَرْض بمعنی زمین کی کانوں کی چیزیں۔ معدنیات۔ جیسے سونا چاندی وغیرہ۔ اور کَابَدَ بمعنی مشقت برداشت کرنا۔ اور کَبَد بمعنی مشقت اور سختی بھی ہے (منجد) قرآن میں یہ لفظ بہم محنت ومشقت اور سختی کے معنوں میں آیا ہے۔ ارشاد باری ہے،

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ۔ (۹۰/۴) ہم نے انسان کو تکلیف کی حالت میں (رہنے والا) بنایا ہے۔

۴۶ تا ۴۸۔ دُبر۔ صُلب اور ظہر کے لیے دیکھیے ــــ پیٹھ (پشت)

۴۹۔ اِزَار، بمعنی کمر۔ اور اِزْر بمعنی تہبند۔ جڑ اور اُزْرَۃ بمعنی تہبند باندھنے کی جگہ اور اِزَار بمعنی تہبند۔ چادر۔ پردہ اور ہر وہ کپڑا جس سے ستر ڈھانپا جا سکے (منجد) اور آزَرٌ بمعنی قوت بھی ہے اور ضعف بھی (ذوی الاضداد) (م۔ق) اور اٰزَرَ بمعنی قوت دینا، تقویت پہنچانا۔ کمر مضبوط کرنا ــــ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ